لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی

والیٔ نجد و حجاز محافظ حرمین الشریفین جلالۃ الملک شاہ خالد بن عبد العزیز

۱۳ جون ۸۲ء کو حرکت قلب بند ہونے سے طائف میں رحلت فرما گئے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

شاہ خالد کا سانحۂ ارتحال عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کا عظیم سانحہ ہے

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کے سربراہوں اور ذمہ داران کے تعزیتی پیغامات و بیانات

سفارت خانہ سعودی عربیہ میں تعزیت کیلئے مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کے وفد کی حاضری

حافظ محمد یحییٰ صاحب قائم مقام صدر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند دہلی نے شاہ خالد کی رحلت کو ملت اسلامیہ کا عظیم سانحہ قرار دیا۔ آپ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ عالم اسلام جن ہولناک مسائل سے دوچار ہے بالخصوص اسرائیل کی حالیہ انسانیت سوز جارحیت جو لبنان میں جاری ہے۔ لبنان کی امداد اور فلسطین کے استخلاص و استقلال کے سلسلہ میں شاہ خالد جو گرانقدر خدمت انجام دے رہے تھے اور پورے عالم اسلام کو متحد ہو کر صہیونیت کے قلع قمع کرنے کا جو پیغام شاہ مرحوم نے سربراہوں کو رحلت سے چند دن قبل دیا ہے وہ تاریخ میں ہمیشہ ثبت رہے گا۔ محترم حافظ صاحب نے اپنی، مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کے ارکان و اخوان اہل حدیث نیز مسلمانان ہند کی طرف سے جلالۃ الملک شاہ فہد بن عبد العزیز، شاہی خاندان کے دیگر ارکان سلطنت و باشندگان سعودی عربیہ کو تعزیت پیش کیا اور شاہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت و نماز جنازہ غائبانہ کی وکالت کی۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور دولت سعودی عربیہ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(۲) مولانا عبد الجلیل صاحب رحمانی نائب الرئیس (۳) الحاج غلام نبی ہارون ناظم اعلیٰ (۴) جناب ڈاکٹر محمد یوسف لکچرار دلی کالج ناظم (۵) جناب خواجہ محمد سلیم صاحب آل حاجی سلیمان مرحوم ناظم نشر و اشاعت (۶) جناب حاجی محمد شفیق رکن جمعیۃ اہل حدیث (۷) مولانا کتاب اللہ (سلمان العبدی) وغیرہ نے شاہ خالد کے ارتحال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ آپ حضرات نے شاہ خالد کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ جلالۃ الملک شاہ فیصل شہید کے بعد شاہ خالد نے فیصل شہید اور دولت سعودیہ کے بانی اپنے پدر بزرگوار سلطان عبد العزیز بن سعود کی روایات کو زندہ رکھنے کی جو سعی کی ہے یہ مساعی حمیدہ ناقابل فراموش ہیں۔

تعزیتی وفد: جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب، مولانا عبد الجلیل صاحب رحمانی، جناب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب، جناب خواجہ محمد سلیم صاحب، جناب حاجی محمد شفیق صاحب، جناب مولانا کتاب اللہ صاحب (سلمان العبدی) پر مشتمل ایک وفد تعزیت کے لئے سفارت خانہ سعودیہ عربیہ حاضر ہوا جلالۃ الملک شاہ فہد بن عبد العزیز کو تعزیت کا ٹیلیگرام ارسال کیا اور سلطنت کے منصب کی مبارکباد بھی دی گئی۔ اس توقع اور یقین کا اظہار کیا گیا کہ اپنے سابق فرمانرواؤں کی طرح کتاب و سنت کے مطابق حکومت کے فرائض انجام دیں گے۔

(عبد الجلیل رحمانی) ۱۵/۶/۸۲

جلد ۳۵ | ۱۶ جون ۱۹۸۲ء | پندرہ روزہ ترجمان دہلی | ۲۱ شعبان ۱۴۰۲ھ | شمارہ ۱۱

بدل اشتراک ۱۵ روپیہ سالانہ غیر ممالک سے ۵ پونڈ یا ۱۰ ڈالر — ڈی نمبر 712

ماہنامہ برہان دہلی

جلد ۳۵ ۔ ۱۶ جون ۱۹۸۲ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۴۰۲ھ ۔ شمارہ ۱۱/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبدالجلیل رحمانی ۱۵ جون ۸۲ء

خادم حرمین شریفین دولت سعودیہ عربیہ کے فرمانروا شاہ خالدؒ کا انتقال ۱۳ جون ۸۲ء کو صبح کے وقت حرکت قلب بند ہو جانے سے طائف میں ہوا ہے۔ عالم اسلام شاہ مرحوم کے سانحۂ ارتحال پر ماتم سے سوگوار ہے۔ ہندوستان اور اسلامی ممالک کے قومی جھنڈے مرحوم کی رحلت کی خبر سنتے ہی سرنگوں کر دیئے گئے۔

شاہ خالدؒ دولت سعودیہ عربیہ کے چوتھے بادشاہ تھے۔ آج سے ۵۰۔۶۰ سال ریگستان نجد و حجاز سرداران قبائل اور عصبیت کی تاریخ جن کے سامنے ہے انہیں معلوم ہے کہ اس ارض مقدس کے باشندے گروہ بندی، بدعات، قبر و مزار پرستی کے عذاب میں مبتلا تھے اور پورا ملک طوائف الملوکی لعنت میں گرفتار تھا۔

سنت الٰہیہ کے مطابق آل سعود میں سے ایک مرد مجاہد نمودار ہوا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

سلطان عبدالعزیز بن سعود سلطنت سعودیہ عربیہ کے بانی کی ایمانی عزیمت و استقامت پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ سلطان مرحوم کا یہ قول مشہور ہے میرے ایک ہاتھ میں اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت ہے دوسرے ہاتھ میں تلوار۔ خدا نے سلطانؒ اور آل سلطان کو بے حساب نوازشوں سے نوازا۔ آج دولت سعودیہ عربیہ عرب ممالک میں سب سے دولت مند اور مستحکم حکومت ہے۔ مالی اور انتظامی استحکام کے ساتھ ہی سب سے بڑھ کر دولت سعودیہ کو کتاب و سنت کی روشنی میں حکمرانی کی توفیق کا ملنا ہے۔

ان نقوش و خطوط پر سلطنت سلطان مرحوم نے متعین کئے تھے ان کے لائق فرزندوں نے ان پر عمل کر دکھایا، شاہ سعودؒ، شاہ فیصل شہیدؒ شاہ خالدؒ شاہانہ جاہ و جلال کے ساتھ فقیرانہ شان رکھتے تھے۔

شاہ فیصل شہیدؒ کے دور سلطنت میں اسلامی ممالک جن آزمائشوں میں گھرے ہوئے تھے اور مسلمانان عالم اپنی اقتصادی کمزوریوں کی وجہ سے دینی فرائض کی ادائیگی سے قاصر تھے فیصل شہید نے ان کی امداد کے لئے خزانوں کا منہ کھول دیا۔

شاہ خالد مرحوم نے اپنے باپ اور شہید بھائی کی سنت کو زندہ رکھا۔ شاہ خالدؒ کی تجہیز و تکفین میں بہت سے عرب سربراہ شریک ہوئے۔ جنازہ سب سے بڑی دولت مند اسلامی سلطنت کے سربراہ کا تھا مگر نہ قومی جھنڈا تھا نہ شاہانہ جلوس۔ ریاض کے ایک قبرستان میں دفن کئے گئے۔ قبر پر نہ کوئی نشان اور نہ سنگ کتبہ۔ غفر اللہ لہ

شاہ کے انتقال کے بعد آپ کے بھائی فہد بن عبدالعزیز کو حکومت کا سربراہ منتخب کیا گیا۔ گورنروں، وزیروں، شاہی خاندان کے افراد و ارکان سلطنت اور سرداران قبائل نے وفاداری کا حلف لیا۔ ہماری دعا ہے کہ شاہ فہد بن عبدالعزیز کو کتاب و سنت کی روشنی میں حکمرانی کی توفیق بخشے۔

عبداللہ بن عبدالعزیز کو شاہ فہد کا ولی عہد بنایا گیا ہے۔

مسلمان اور اسلامی ممالک جن حالات سے دوچار ہیں بالخصوص لبنان و فلسطین، ایسے وقت میں شاہ خالدؒ کی رحلت بڑا ہی اندوہناک ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث و ادارہ ترجمان شاہ فہد، شاہی خاندان ارکان سلطنت کے غم و الم میں شریک ہے۔

خدا ہم سب کو اس دعا نیت بیدار رکھے آمین

فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پندرہ روزہ

ترجمان

دہلی

جلد ۳۵ ۸ شعبان ۱۴۰۲ھ مطابق یکم جون ۸۲ء شمارہ ۱

اداریہ

آفتابِ تازہ

ہندوستان کی سرزمین اول اول جن شخصیات مبارکہ سے مستفیض ہوئی انہیں ربیع بن صبیح بصری بھی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اول من صنف و بوّب ہیں یعنی تاریخ اسلام میں آپ نے سب سے پہلے تصنیف و تالیف کا کام کیا ان کے علاوہ بعض دیگر تابعین کا ہندوستان میں ورود ہوا ان کے ذریعہ کتاب و سنت کی تعلیم و تبلیغ کی راہ راست کھلی اور ہندوستان کی تاریخ کے ہر دور میں اس صراط مستقیم کے راہرو موجود رہے اس سلسلے کی ماضی قریب کی کڑیوں میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کا خانوادہ ہے۔ ان کے تلامذہ میں بھی کتاب و سنت کے شیدائی ... حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی ... کی ذات گرامی ایسی تھی جن کے دل میں اول اول مرحوم دارالحدیث رحمانیہ کے قیام کا خیال پیدا ہوا، انہوں نے تحریک کی جس کے مشہور تاجر شیخ عبدالرحمن مرحوم کے سامنے رکھی وہ جو ایک یادگار ہے، آپ کے انتقال کے بعد آپ کے برادر خورد شیخ عطاء الرحمن مرحوم نے اس مبارک ادارے کے قیام کو جاری رکھا۔ چنانچہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں ایک لاکھ کا خطیر سرمایہ خرچ کرکے ایک عالیشان بلڈنگ تعمیر کرائی اور دارالحدیث رحمانیہ کے نام سے موسوم ہوئی۔ پانچ ہزار کی دو منزلہ بلڈنگ جس میں ایک وسیع ہال کمرے درس و تدریس کے لیے اور ۲۰ کمرے رہائش طلبہ کے لئے تھے ایک بہت بڑا ہال امتحانات و اجتماعات کیلئے اور بالائی حصہ میں ایک معتدبہ کتب خانہ تھا جو اب بھی ایک کشادہ اور شاندار مسجد واقع ہے۔ ۱۹۲۱ء سے باقاعدہ جماعت وار درس نصاب تعلیم مقرر ہوا۔ اور ۱۹۴۷ء تک کی طویل مدت میں اس نے مسلم ہند کے بچے کو ایک پیدا کیے کم از کم ہندوستان کی تاریخ میں کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ دارالحدیث رحمانیہ سے جن علم دین کے ستاروں نے جنم لیا ان کے تعارف کی ضرورت نہیں ہم صرف ان کا اپنا ایک نام دیں۔ یہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ جانتا ہے تبلیغ دعوت ہی ان کی یکتائی کا اس سے اندازہ ہو گا ۱۳۵۰ھ میں کلکتہ کی جمعیت تبلیغ اہل حدیث کی درخواست پر ہی طلبہ رحمانیہ اجلاس میں شرکت کے لیے بھیجے گئے۔ یہ اجلاس ۲۴ و ۲۵ شعبان ۱۳۵۱ھ کو منعقد ہوا تھا۔ فاضلان رحمانیہ کی تقریریں سامعین کیلئے زمزمہ عادت جاذبیت ہو گئے تمام حاضرین پر اثر ہوا جو طلبہ کی کامیابی کا ثبوت ہے ... کی بہت سی تعداد طلبہ کی تقاریر پر وجد و مسرت ... طلباء رحمانیہ تھے۔ مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی جھنڈانگری جو آج خطیب الاسلام

لقب سے نوازے گئے اور مولانا عبداللطیف رحمانی، مولانا عبدالغفار صاحب حسن عمر پوری جو مرحوم دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے ہیں سے ہیں مولانا عبدالقادر قصوری نائب صدر مجلس ... سابق صدر خلافت کمیٹی پنجاب، مولانا سید عبداللہ غزنوی ... ابوالکلام آزاد، مولانا عبدالعزیز، پروفیسر ... علی گڑھ ... دیگر ادارہ علمیہ عربیہ دمشق نے جو تاثرات دیئے وہ گلہائے عقیدت مسرت دارالحدیث رحمانیہ کے لیے مشترکہ اعزاز ہے۔ ... جمال پاشا الفرڈی سفیر ... حکومت حجاز دارالحدیث رحمانیہ خاصہ ... طلباء رحمانیہ کی برجستہ عربی تقریریں ... مولانا مفضل الرحمن ... غازی پوری ... مولانا ... صاحب استاد ادب دارالعلوم ... دارالحدیث رحمانیہ کی شان و شوکت، علمی معیار ... کر مبہوت رہ گئے۔

اختتامیہ ۱۹۴۷ء ستمبر کے ہنگامہ میں جماعت اہل حدیث لٹ گئی اس کے امراء، علماء، منتشر ہو کر رہ گئے۔ افسوس عاد ثوں میں دین و دانش کا یہ مرکز دارالحدیث رحمانیہ ہم سے چھوٹ گیا۔ آج اس کے در و دیوار ہیں عمارت گریہ و زاری ہے تا ہم رحمانیہ غائب موجود ہے لیکن عملا ہے خالی ہے۔ رحمانیہ ... اہل حدیث کا مرکز ہے۔ ... مسعود و مبارک تھا جو دارالحدیث رحمانیہ کے ... دراز ہو چکے ہیں وہ کتنے مقدس ہیں جن کو ... دارالحدیث ... کے ساتھ ... سنت کے احیاء میں ... کا ثواب ہے تو کس قدر ... مستحق وہ نفوس پاک ہیں جو اہم مرکز سنت کے احیاء کے درپے ہیں۔ ... اہل حدیث۔

اے قافلہ حاملین کتاب و سنت اٹھئے! اور پھر جگر کی قربانیاں دے کر اس خزاں رسیدہ چمن کو گل و گلزار بنا دیجئے۔

آفتابِ تازہ!

رمضان المبارک کے بعد دارالحدیث رحمانیہ میں پھر سے عربی و دینی تعلیم کا سلسلہ جاری ہو جائے گا۔ ... کو مرکزی جمعیت کی مجلس عاملہ نے محترم مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی، جناب خواجہ محمد سلیم صاحب الحاج غلام محی الدین صاحب ناظم اعلیٰ پر مشتمل سہ نفری کمیٹی مقرر کی تھی جس کے ذمہ یہ کام تھا کہ ... دہلی میں طلباء اور اساتذہ کی رہائش اور درس و تدریس کے لیے جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ خدا کا شکر ہے جناب ابوالفضل فاروقی صاحب کے تعاون سے جگہ کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اس طرح دارالحدیث کی تعمیر اور تعلیم دونوں کام بیک وقت جاری رہیں گے۔ تقبل اللہ منا ومنکم۔ آمین۔

شیخ عبداللہ علی المحمود غفراللہ لہ!

شیخ علیہ الرحمۃ شارجہ عرب امارات کے مشہور صاحب علم اور صاحب ثروت تھے۔ مرحوم متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے مثالی محمود و کمال کے مالک تھے عالم اسلام میں احترام اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ... کے سیکڑوں دینی مدارس اور مساجد کے قیام و ... اور ان کے ... مرحوم نے ... کی ... مرحوم کی ... ۱۴۰۲ھ جمادی الاولیٰ ... رحمت ہیں جا پہنچے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا انتقال ... ملت کے لیے ... ادارہ ترجمان اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مرحوم کے پسماندگان کے غم میں شریک ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی: مرحوم ہندوستان کے نامور اور مشہور عالم دین تھے۔ مرحوم کی علمی خدمات ... ... مرحوم کے ... ... مدینہ منورہ ... مرحوم کے انتقال سے ... ادارہ ترجمان مرحوم کے پسماندگان کے غم میں شریک ہے

عبدالحفیظ ندوی

فلسطین اور صیہونی خواب

فلسطین آزادی تنظیم کے سربراہ جناب یاسر عرفات صاحب سرکاری دورہ پر ہند تشریف لائے۔ موصوف کا سرکاری سطح پر اسی طرح استقبال کیا گیا جس طرح دوسرے ممالک کے معزز سربراہوں کا کیا جاتا ہے۔ جناب یاسر عرفات کی شخصیت ایک مشہور و معروف شخصیت ہے۔ موصوف اپنے وطن کی بازیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسرائیلی درندوں کو اس ملک سے نکال کر فلسطینیوں کو آباد کرنے کے لئے سعی کر رہے ہیں۔ بلاشبہ آپ کی یہ مہم قابل ستائش و مبارکباد ہے۔ اسرائیل کا ارض فلسطین اور بیت المقدس پر غاصبانہ قبضہ اسلام اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ یہ ملک ہماری میراث ہے۔ اور اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ اسرائیلی پارلیمنٹ کی پیشانی پر یہ الفاظ کندہ کئے گئے۔

"اے اسرائیل تیری سرحدیں نیل سے فرات تک ہیں"

دنیا میں صرف اسرائیل ہی ایک ایسا ملک ہے جس نے کھلم کھلا دوسری قوموں کے ملک پر قبضہ کرنے کا ارادہ اپنی پارلیمنٹ کی عمارت پر ثبت کر رکھا ہے۔ کسی دوسرے ملک نے اس طرح علانیہ اپنی جارحیت کے ارادے کا اظہار نہیں کیا ہے۔ عظیم تر اسرائیل کا جو نقشہ پیش نظر ہے۔ اس میں فلسطین۔ شرق اردن، لبنان، شام، عراق، کویت، ترکی کا کچھ علاقہ، سینا اور غازہ کی پٹی اور نیل تک مصر کا علاقہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مدینہ منورہ و مکہ حجاز کا پورا علاقہ شامل ہے۔ اگر دنیائے عرب یونہی مفلوج و مجبور رہی جیسی آج ہے اور خدانخواستہ عالم اسلام کا ردعمل بھی مسجد اقصیٰ کی آتش زدگی اور مسجد عمر میں مسلمان نمازیوں پر اندھا دھند فائرنگ پر کچھ زیادہ موثر ثابت نہ ہو سکا تو پھر خاکم بدہن ایک دن ہمیں وہ بھی دیکھنا پڑے گا جب دشمنان اسلام اپنے ان ناپاک ارادوں کی تکمیل کے لیے [illegible] اس علاقہ پر اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ اور دعویٰ بالکل غلط ہے۔ یہ وطن اصل عرب کا وطن ہے جو تقریباً چودہ سو سال یہاں کے باشندے رہے ہیں۔

ہم انسانیت کے بہی خواہوں اور عدل و انصاف کی دہائی دینے والے ممالک سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آخر کیوں کر صحیح ہوگا کہ اس علاقے کے باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کر دیا جائے اور یہودیوں کو دنیا کے مختلف ملکوں سے لا کر بسایا جائے؟ پھر اس قوم کو جس کی تعداد کروڑوں ہے کہاں آباد کیا جائے؟ اور ان کے ذرائع معیشت کہاں سے فراہم کئے جائیں گے؟ آخر ان کا جرم کیا ہے جو انہیں اور ان کے ذرائع و وسائل سے محروم کر کے بے یار و مددگار ہجرت کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے؟ اگر یہی طریقہ دنیا کے دیگر تمام ملکوں اور قوموں کے ساتھ اختیار کیا جائے اور یہ تحقیق کرنے کے بعد کہ ان ملکوں میں پہلے کون سی قوم آباد تھی۔ موجودہ باشندوں کو وہاں سے نکال کر ملک کو قدیم باشندوں کے حوالے کر دیا جائے؟ پھر تو پوری دنیا کی اُتھل پتھل کرنی ہوگی کیونکہ کسی ملک میں بھی کوئی قوم ہمیشہ سے آباد نہیں ہے پھر ایک سوال اٹھتا ہے کہ اس کے لیے کتنی مدت طے کی جائے گی یعنی کتنے سو یا کتنے ہزار سال پہلے کی آباد قوم اس علاقے کی اصلی قوم شمار ہوگی اور اس تعین کی بنیاد کیا ہوگی؟ مثلاً ہندوستان میں تقریباً ایک ہزار سال پہلے عرب، مغل اور افغان آئے۔ دو تین ہزار سال پہلے آریہ آئے ان سے پہلے دراوڑ آئے۔ اب کون اس ملک کے اصلی باشندے ہیں؟ عرب، عیسائی، یہودی یا ان سے پہلے کی قومیں؟ بہرحال کسی ملک کے موجودہ باشندوں کو وہاں سے نکال کر کسی قدیم قوم کو وہاں آباد کرنے کا اصول ایک نرالا اصول ہے جسے مان لیا جائے تو پوری دنیا اتھل پتھل ہو جائے بے شمار مسائل اٹھ کھڑے ہوں۔ لامتناہی مشکلات اور جنگوں کا سلسلہ چل پڑے جس سے کسی طرح نمٹا نہ جا سکے۔

کہا جاتا ہے کہ یہودیوں کے لئے بہرحال ایک خود مختار وطن چاہئے اور وہ فلسطین سے موزوں نہیں ہو سکتا ہم پوچھتے ہیں کہ جن ملکوں میں یہودی زیادہ تعداد میں آباد ہیں مثلاً امریکہ روس ان کا ہوم لینڈ کیوں نہیں بنایا جاتا اور ایک علاقہ ان کے لیے کیوں خاص نہیں کر دیا جاتا؟ برطانیہ کے لوگوں کو اگر ان سے ہمدردی ہے تو انہیں اپنے ملک میں کیوں نہیں بساتے؟ اس کے بجائے انہیں فلسطین کے عربوں پر کیوں مسلط کر رہے ہیں جن سے ان کی یہ قدیم عداوت ہے اور جنہیں تباہ و برباد اور ملک بدر کرنا ان کا قومی مشن ہے؟ آخر ان مہذب اقوام کو دوسری قوم کے علاقے دوسروں کے حوالے کرنے کا کیا حق ہے؟

اب وقت آ گیا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی طاقت اس یہودی اور یہود نواز ٹولے کے خطرے کا مقابلہ کرنے اور اسلام کے مقامات مقدسہ کو مستقل طور پر محفوظ کر دینے کے لیے مجتمع کی جائے۔ اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے کب تک ہم ذلت اور ادبار کی زندگی بسر کریں گے۔ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔ اب تک یہ غلطی کی گئی ہے کہ فلسطین کے مسئلہ کو ایک عرب مسئلہ بنا کے رکھا گیا دنیا کے مسلمان ایک مدت سے کہتے ہیں کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کا مسئلہ ہے دنیا میں ایک کروڑ ۶۰ لاکھ یہودی ایک طاقت ہیں تو ۸۰ کروڑ مسلمان ایک طاقت ہیں۔ اور ان کی ۴۰/۴۲ حکومتیں اس وقت انڈونیشیا سے لے کر مغربی افریقہ تک موجود ہیں ان سب کے سربراہ تمام اختلافات کو ختم کر کے آپس میں سر جوڑ کر بیٹھیں اور دنیا کے تمام اسلام پسند حضرات جانی و مالی امداد و تعاون کے لئے تیار ہو جائیں تو اس مسئلہ کا حل کرنا انشاءاللہ آسان ہو جائے گا۔

مرکزی مجلس عاملہ منعقدہ ۳۰ مئی ۸۲ء یکشنبہ کے اہم اور دوررس فیصلے

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۸۲ء بروز یکشنبہ مرکزی مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کی نہایت اہم میٹنگ زیر صدارت جناب حافظ محمد یحیٰ صاحب مسجد روڈ بیانی صاحب (چاندنی چوک جامع مسجد دہلی) دہلی میں منعقد ہوئی۔ کارروائی کا آغاز جامعہ السلفیہ کے ... الحدیث کے ایک متعلم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

قرارداد تعزیت :- ۱- دنیائے اسلام کے نامور صاحب علم اصحاب ... سعادت مآب شیخ عبداللہ علی المحمود (شارجہ) عرب امارات جن کا انتقال ۱۷ مارچ ۸۲ء ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ کو ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۲- شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا جو ہندوستان کے علمی حلقوں میں بڑا احترام رکھتے تھے مرحوم کیلئے غائبانہ جنازہ غائبانہ اپیل اور دعا سے مغفرت کی گئی۔

پورے ملک کی جماعت اہلحدیث کیا خواص کیا عوام سب ہی دار الحدیث رحمانیہ کے احیاء اور سنگ بنیاد کی تقریب سے متعلق وحدت واجب ... جو پر اشتیاق ہے اس کے نتیجے میں ممبران علاوہ ... مدعوئین نے بڑی تعداد میں شرکت اجلاس ہوئے۔ (۱) حافظ محمد یحیٰ صاحب (۲) مولانا عبدالحکیم صاحب رحمانی مفسر قرآن (۳) مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی (۴) جناب الحاج غلام نبی ہارون صاحب ناظم اعلیٰ (۵) جناب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ... (۶) حافظ محمد یوسف صاحب خازن (۷) خواجہ محمد سلیم صاحب ناظم نشر و اشاعت (۹) مولانا عظیم صاحب (۱۰) جناب شمشاد احمد صاحب ... (۱۱) جناب مولوی محمد سلیمان صاحب ... جناب محمد شفیق صاحب (۱۳) مولوی عبدالمنان صاحب اثری ... اسکول مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۱۴) جناب شبیر احمد صاحب ... ممبران عاملہ کے علاوہ بحیثیت خصوصی مدعو جامعۃ السلفیہ بنارس کے اساتذہ جناب مولانا عبدالرحیم احمد بیانی اور مدرسہ ریاض العلوم کے مدرسین نے شرکت کی۔ دہلی سے مولانا حفاظت اللہ صاحب، جناب رحمت اللہ صاحب، حاجی محمد رفیع صاحب، عبدالستار صاحب، محلہ ... مولوی حبیب الرحمن صاحب ... ساتھ ہی دہلی کے بہت سے ... شریک اجلاس رہے۔

پچھلے سالوں کی کارروائی کے مطابق ... حاصل بحث ... تعمیری کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا کہ تیار شدہ نقشہ میں جو اہم تبدیلی کی جانی ہے وہ ... نقشہ مرتب کراکے تعمیر کا کام جاری کردیا جائے۔ ... سنگ بنیاد کی تقریب کی ... باضابطہ ... منظور ہوا۔ تعلیم کے مصارف کیلئے ... روپیہ اور تعمیر کے ... کیلئے ... روپیہ کی ... کیلئے ... طے کیا گیا ہے اس پر ... عمل ... ہوا۔

تعلیم ... روزانہ ایک وقت شروع ... اساتذہ کے تقرر (اپائنٹمنٹ) کیلئے ... کمیٹی ... نامزد کردیئے گئے ... تقرر کریں گے۔ طلبہ ... کیلئے ... داخلہ کی منظوری ... طلباء کے داخلہ کا اعلان ... جلد شائع کیا جائے ... تعلیمی بورڈ ... مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی مقرر کئے گئے ہیں۔

... بجے ... مولانا ... صاحب کو دعا پر مجلس برخاست کی گئی۔

دار الحدیث رحمانیہ کا پہلا تعلیمی سال

شوال ۱۴۰۲ھ

دار الحدیث رحمانیہ اور مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کے تمام شعبہ جات ... کی تعمیر ... لاکھ روپے ... آمدنی کا تخمینہ ہے۔ تعمیر کے پہلے مرحلے کے لئے ۱۵ لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان ... دہلی میں جماعت اہل حدیث ... جمعیۃ اہل حدیث ہند کا شایان شان ... مرکزی ... قائم کی جا رہی ہے۔ سال ... کی تکمیل پر پوری توانائی صرف کرنی پڑے گی۔

مدارس عربیہ اہل حدیث میں طلباء کے داخلہ کا تجزیہ ہے۔ ... مدارس نے ... سال کیلئے ... بند کرنے کا اعلان کردیا ہے۔

طلبہ علوم عربیہ کی تعلیمی پریشانی کا مسئلہ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کی "مجلس عاملہ" کے سامنے آیا۔ "عاملہ" کے ... کی ... دشوار ترین مسئلہ تھا۔ ... اور ... کی ... دشواری کے حل کرنے کیلئے جناب محترم مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی، جناب غلام نبی ہارون صاحب ناظم اعلیٰ، محترم خواجہ محمد سلیم ناظم نشر و اشاعت مشتمل ایک ... کمیٹی ... اخوان اہل حدیث اور برادران اسلام ... ہوگی کہ جناب محترم ابو ... فاروقی صاحب کی ... اور ... کے ... طلباء ... اور ... تدریس ... ہوگیا۔ ... فاروقی صاحب کو ... سرور ... ہوئی ...

... رحمانیہ ... آپ نے اپنے خط سے ... کا ... سے ...

آپ نے دار الحدیث رحمانیہ کے تعلیمی افتتاح کیلئے جو ... پیش کی ہے ... مشکل ... کی ... اس کے ... فاروقی صاحب ... شکریہ ادا کرتا ہے۔

یہ عمارت عارضی طور پر ... حاصل کی گئی ہے۔ جماعت اہلحدیث کا فرض ہے کہ رمضان کے مقدس ماہ میں ... مالی تعاون ... تیار کرادے کہ طلبہ و اساتذہ دار الحدیث رحمانیہ کی عمارت میں منتقل ہو جائیں۔

ایک روپیہ فی نفر کی اسکیم

● ... اہل حدیث ... کے قائد ... مرکزی مجلس عاملہ کے ... رکن محترم الحاج حافظ ... صاحب ... تبلیغی ... اسکیم پیش فرمائی تھی ... اہل حدیث ہند نے اپنے ... ایک ... روپیہ فی نفر وصول کرکے سالانہ دار الحدیث رحمانیہ کے ... رحمانیہ کیلئے تعمیر و تعلیم کا ... ہو جائے گا۔ "مرکزی عاملہ" نے آپ کی تجویز کو باتفاق منظور کرلیا ہے۔

رمضان کے مقدس ماہ میں یہ رقوم ہوں آپ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ... ۳۱۷ ... بھیجیں یہ رقم رحمانیہ کے کھاتہ میں جمع ہو جائے گی۔

(... سکریٹری)

اساتذہ علوم عربیہ سے!

دار الحدیث رحمانیہ میں درس و تدریس کی خدمت کیلئے ... علوم دینیہ اور ... عربیہ کے ... اساتذہ کی ضرورت ہے ... تفصیل ... کریں۔

عبدالجلیل ... کنوینر

درسِ قرآن

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ط

(بقرہ)

(اور یاد کرو) جب کہ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے والدین کے ساتھ احسان کرو گے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں کو ان کا حق دو گے۔ اور یہ کہ لوگوں سے اچھی بات کہو، نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔ پھر تم برگشتہ ہو گئے مگر تم میں سے بہت تھوڑے لوگ۔ اور تم منہ موڑنے والے ہی لوگ ہو۔

یہ اس ابتدائی عہد کی طرف اشارہ ہے جو بنی اسرائیل سے شرک سے اجتناب ... والدین کے ساتھ حسن سلوک ... واقربا اور یتامیٰ ومساکین سے ... ادائیگی ... نماز ... قیام سے متعلق لیا گیا۔

اس میں سب ... اللّٰہ ... کا ذکر ہے ... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کرو گے۔

اللہ تعالیٰ کے ... کے بیان کرنے کے بعد ... والدین کے حق کا ذکر ... بات کی دلیل ہے کہ خدا کے بعد سب سے بڑا حق انسان پر اگر کوئی ... ماں باپ ہی کا ہے اور ... نہیں ہے ... لیکن ... [illegible]

جیسے اللہ تعالیٰ نے عبادت میں والدین کو شریک کرنے کی اجازت نہیں دی جن کو وہ خدا کے بعد سب سے اونچا ...

ذوی القربیٰ کو ... کے تحت بھی رکھ سکتے ہیں جیسا کہ ذکر والدین کے لئے ہوا ہے۔ اور اس کے لئے کوئی دوسرا مناسب فعل محذوف بھی مان سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں ان دونوں ہی شکلوں کی نظیر موجود ہے مثلاً ایک جگہ ارشاد ہے

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ ط

(النساء)

اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کا کسی کو ساجھی نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت مندوں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ

اس آیت میں "وبذی القربیٰ" کو "احسانا" کے تحت ہی رکھا ہے۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ... وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ

(بنی اسرائیل)

اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ تم نہ بندگی کرو مگر اسی کی اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اور قرابت مند اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو۔

یہاں والدین کے لئے احسان اور اقربا، مساکین ومسافر کے لئے ایتاء ... الگ الگ فعل استعمال کئے ہیں ... مواقع کو ... سے یہ بات نکلتی ہے ... احسان ... [illegible]

... [illegible]

اداشیں ہو سکتا۔ والیتامی والمساکین (حقوق) کی ترتیب میں والدین پھر اقربا اور ان کے بعد فوراً ہی یتامیٰ ومساکین کا ذکر اس اہمیت کو ظاہر کرتا ہے جو اسلامی معاشرہ اور اسلامی نظام میں یتامیٰ اور مساکین کو حاصل ہے۔ اسلامی نظام میں ہر صاحب استطاعت پر اس کے والدین اور اقربا کے حقوق کے بعد یتیموں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جن کو ادا کئے بغیر کوئی شخص اسلام کی عائد کی ہوئی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

اور لوگوں سے اچھی بات کہو

اس ٹکڑے کا ایک تو یہ عام مفہوم ہے جو اس کے ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے اس اعتبار سے یہ ... ہر وہ بات اس کے تحت داخل ہو گی جس تعلیم وتبلیغ کی ہر موقع پر مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے۔

دوسرے مقامات پر ارشاد ہے۔

وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

ان سے بھلی بات کہو۔

وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا

بھلی بات کہو۔

قرآن مجید نے والدین اقربا یتامیٰ اور مساکین سے متعلق ایک طرف حسن سلوک اور ادائے حقوق کی تاکید کی ہے دوسری طرف اس امر کی ہدایت کی ہے کہ ان کے ساتھ بات شریفانہ انداز میں کی جائے۔ ان کے خلاف دل میں ... بھی ہو تو اس کو ضبط کیا جائے اور ... ہوں ... کی جائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس اخلاق کے بغیر کوئی شخص ... ان کے حقوق ... سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہوتا ... اور ان ... [illegible]

ان کے مجروح دل اور زیادہ زخمی ہو جاتے ہیں بعض اوقات آدمی کے دل میں ان کے خلاف کوئی خلش ہوتی ہو جو اس کو مجبور اور بے بس پا کر زیادہ کرخت انداز میں ظاہر ہوتی ہے بعض اوقات ... ضرورت مندوں ... کا رد بھی کچھ ناگوار صورت اختیار کر لیتا ہے اور یہ چیز بھی آدمی کے لئے ترش کلامی کا باعث بن جاتی ہے قرآن نے ان تمام چیزوں سے روک کر ان سے اچھے انداز میں بات کرنے کی ہدایت کی ہے اور سائل و مسکین کے یک کلمہ اس خیرات سے بھی بہتر قرار دیا ہے جس کے ساتھ تلخ کلامی، تحقیر اور دل آزاری شامل ہو۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

(نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو)

یہاں نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کا ذکر تفصیل کے بعد اجمال کی نوعیت رکھتا ہے یعنی یہ دونوں چیزیں اوپر کی تمام باتوں کو اپنے اندر سمیٹ لینے والی ہیں اوپر اللہ ہی کی عبادت کرنے نیز اعزا واقربا اور ... مساکین ویتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کی جو ہدایت کی گئی ہے اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ ان تمام چیزوں کی شیرازہ بندی ہوتی ہے اسی وجہ سے ان ... کے ذکر کے بعد ان اصولی چیزوں کا بھی ذکر کر دیا جس سے یہ بات آپ سے آپ واضح ہو جاتی ہے کہ اگر تم نماز قائم کر دو گے اور زکوۃ دیتے رہو گے تو تمہارے لئے اوپر بیان کی ہوئی نیکیوں کا انجام دینا آسان رہے گا اور اگر نماز وزکوۃ کو ضائع کر دو گے تو پھر سب کچھ ضائع کر بیٹھو گے۔

یتیم کی جیت

مولانا عبدالماجد دریابادی

جو زور والے تھے ان کا زور توڑنے کے لئے، جو گھمنڈ والے تھے انھیں نیچا دکھانے کے لئے، جو حکمت اور حکومت والے تھے ان پر بے بسی کی خستگی پیدا کرنے کے لئے، اور سب سے بڑھ کر اپنی بے مثالی کا نمونہ دکھانے کے لئے، انتخاب کیا جاتا ہے جو نہ زور رکھتا ہے اور نہ زور والا، اس کے جلو میں نہ رسالے اور پیادے ہیں اور نہ اس کی بغل میں علوم و فنون کی پوٹلیاں! ایک بے یار و مددگار یتیم بچہ! جس کی ولادت سے قبل ہی اس کے باپ کو اٹھا لیا جاتا ہے! عرب کی سرزمین پر نمودار ہوتا ہے اور اسے حکم ملتا ہے کہ اپنے خاندان اور اپنے قبیلے ہی کی نہیں، سارے ملک کی بھی نہیں، سارے عالم کی اصلاح پر کمربستہ ہو جائے۔ عقلیں حیران، دماغ متحیر! جنھیں اپنی تہذیب پر بڑا ناز تھا، انھوں نے قہقہے لگائے، ... جہالت و گمراہی کا دعویٰ تھا، انھوں نے تالیاں بجائیں۔ جنھیں آج کل کی برہنہ تصویروں اور نیم برہنہ ... کی طرح اپنی برہنہ شاعری پر فخر تھا، انھوں نے آوازے کسے، مال اور جتھے والوں کے تیور پر بل پڑے، اور جو زور و قوت والے تھے وہ تن تن کر اور اکڑ اکڑ کر میدان میں نکل آئے۔

مقابلہ زور اور ضعف کے درمیان تھا — جسے دنیا زور اور قوت سے تعبیر کرتی ہے اور جسے دنیا ضعف و ناتوانی سے تعبیر کرتی ہے — ایک طرف سامان کی فراوانی دوسری طرف بے سروسامانی، ادھر جاہ و اقتدار تھا، ادھر ... یہاں ریاست و سرداری، وہاں فاقہ و ناداری، اس طرف دبدبہ و تجمل، اس طرف فقر و توکل۔ جو اکیلا اور دنیا کی نظروں میں بے یار و مددگار تھا، اس پر خوب جی بھر کے ٹھٹھے لگائے گئے اور بوستان کے اونچے اور جتھے والے تھے، جو اپنی بے بسی اور بے کسی کے دور کرنے پر قادر نہیں، وہ دنیا کو راہ ہدایت دکھانے کا دعویٰ اور خلق کو جادۂ اصلاح پر لانے کا حوصلہ کر رہا ہے! — یہ سب کچھ تھا، وہ دکھاتا رہا، جس نے نمرود کا بھیجا ایک مچھر کے ذریعے سے پاش پاش کر دیا تھا، جس نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو چھوٹی چھوٹی چڑیوں کی خوراک بنا دیا تھا۔

قدرت اور حکمت کا تازہ ظہور یوں ہوتا ہے کہ خدائے واحد کے اس اکیلے بندے کا اکلوتا اور لاڈلا بچہ اس کی آنکھوں کے سامنے جان دیتا ہے۔ اور جو دشمن کی بھی تکلیف دیکھ کر تڑپ جاتا ہے اس کا ننھا اور معصوم لخت جگر اسی کی آغوش میں دم توڑ کر رہ جاتا ہے۔ اللہ اللہ! کیا شان بے نیازی اور جلوۂ حکمت آرائی ہے کہ ... اور سرکشوں کی اولاد در اولاد در اولاد پھل پھول رہی ہے اور جو اپنے رب کا نام جپنے والا ہے، اسے اس نعمت سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔ اس کے پاس نہ دولت تھی نہ حکومت، نہ اس کی کوئی بڑی پارٹی تھی، نہ اس کے معتقدین کا کوئی وسیع حلقہ، ہر طرف سے مخالفت کا ہجوم، ہر کوشش اصلاح میں ناکامی، ہر دعوت حق میں ... آخری غرض ہر دنیوی نعمت سے محرومی پیش ظاہر کو پہلے ہی سے نظر آ رہی تھی، لے دے کے یہ جو آخری نعمت تھی اب یہ بھی چھن کر رہ گئی! دنیا ایسے موقع پر کیا رائے قائم کرتی؟ اس نے وہی رائے قائم کی، جو ... نے ہمیشہ قائم کی ہے۔ ... ہنسی، ... مسکرائی، ... سے اچھل کود کی — عاص بن وائل ... کا ایک سردار اور نامی ہتھیاروں کا ایک پیشوا تھا، اس نے چہک چہک کر اور مٹک مٹک کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ لو چلو چھٹی ہوئی، محمد کی نسل ختم ہو گئی اور ساتھ ہی اس کے کام کو چلانے والا کوئی باقی نہ رہا، نہ اس کے نام کا لینے والا، دیکھا ہمارے دیوتاؤں سے بے ادبی کرنے کا انجام!

غیرت حق نے اس طعن کو سنا اور اب اس میں حرکت ہوئی۔ آواز آتی ہے کہ یہ بے خبر اور بے صبر، یہ غافل اور جاہل تیرے اوپر طعنہ زن ہے۔ ان بدبختوں کو کیا خبر کہ ہم نے تجھے خیر کثیر دے رکھی ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ بھلائیوں کے خزانے کے خزانے تجھے عطا کر رکھے ہیں، ساری اچھائیوں، ساری خوبیوں، ساری محبوبیوں کا مالک تجھے بنا رکھا ہے، تیرے لیے کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے، دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی؟ جب دینے والے ہم ہوں، اس کی دولت مندی کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے، جسے بخشنے والے ہم ہوں، اس کی نعمت اور زبان کس کے شمار میں آ سکتی ہیں؟ جس پر ہم مہربان ہوں، اس کے جاہ و جلال، اس کے عز و کمال، اس کے حسن و جمال، اس کے مال و منال اور اس کے اوج و اقبال کا احاطہ کرنا کس کے بس کی بات ہے؟

دینے والا تو یہ ہوا، اور دیا کیا گیا؟ بہت اور بہت ہی بہت، کوثر! اس کی تشریح کون کرے اور کن الفاظ سے کرے؟ ارباب شرح و تفسیر میں سے سب نے اپنے اپنے مذاق کی پیروی کی ہے۔ کوئی کہتا ہے کوثر سے مراد جنت کی نہر ... کوئی حوض کوثر ہے اور کسی نے لکھا ہے کہ دوسرے انبیاء پر جو فضیلت اور سربلندی دی گئی ہے، وہ اس سے مراد ہے۔ بیشک یہ سب کچھ مراد ہو گا، لیکن لفظ مفہوم کی وسعت کو محدود کیوں کیا جائے، کیوں نہ اسے انھیں فراخیوں اور پہنائیوں کا حامل رہنے دیجیے جو بخشنے والے اور عطا کرنے والے کی شان یکتائی کے شایاں ہیں! اللہ اکبر! جن نعمتوں اور رحمتوں بخششوں کو وہ بے کراں اور بے اندازہ بخشنے والا خود "بہت ہی بہت" فرمائے، ان کے رتبے کی پیمائش کے لیے انسان بیچارہ کوئی پیمانہ کہاں سے لائے؟ اہل لغت نے بہت ... کوثر کی شرح مختلف عنوان ... متعدد پیرایوں سے ... بالآخر یہی کہتے بنا کہ فَعَالُ ... مِنَ الْكَثِيرِ — وہ ان سب بھلائیوں پر شامل ہے جو شمار میں نہیں آ سکتیں۔ اب مراد کلام واضح اور مفہوم متعین ہو گیا ہے۔ یہ خبیث طعنہ زن ہیں کہ تیری نسل ختم ہو رہی ہے اور تیرا سلسلہ منقطع ہو رہا ہے! تیری نسل بھلا کبھی ختم ہونے والی اور تیرا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا ہے؟ یہ بدباطن دیکھنے کو زندہ نہ رہیں گے۔ لیکن ان کے جانشین دیکھیں گے کہ ... اور تیرا سلسلہ دائم ہے! بادشاہتیں بنیں گی اور بگڑیں گی۔ حکومتیں قائم ہوں گی اور مٹیں گی۔ شہر بسیں گے اور اجڑیں گے۔ قومیں ابھریں گی اور فنا ہوں گی۔ لیکن تیرا نام زندہ اور تیرا کلام پائندہ۔ قیامت تک قائم، اور دائم۔

دنیا میں تیرے نام کی وہ عزت ہوگی جو آج تک کسی بندہ کی ہوئی اور نہ ہو گی۔ اونچے ... مینار ... سے تیرا نام ہمارے نام کے ساتھ پکارا جائے گا! دشت و جبل، صحرا و دریا، بحر و بر، شہروں اور دیہاتوں، آبادیوں اور ویرانوں، سمندروں اور پہاڑوں، وادیوں اور گھاٹیوں میں تیرے نام کی منادی ہو گی۔ حجاز و عراق، یمن و شام، حبش و مصر، ایران و توران، بخارا و ہندوستان، چین و جاپان، روس و افغانستان، جرمنی و انگلستان، فرانس و امریکہ، دنیا کا گوشہ گوشہ اور ہماری وسیع زمین کا چپہ چپہ ... نام کی پکار سے گونجے گا۔ ذرہ ذرہ تیرے کام کی عظمت کی گواہی دے گا اور تیرا نام ... تک پہنچے گا۔ جو تیرے سوا ہر دوسرے ہادی کے نام سے ... ناآشنا ہوں گے! ... دشمنوں کی نگاہ میں حقیر ہے کل تو ہی بلند کیا جائے گا، تیری ہی عزت ہو گی۔ اور اس وقت ہو گی جب سب کی عزتیں پامال اور سب کی شہرتیں خاک میں مل چکی ہوں گی۔ جو اپنی شامت سے تجھے مانیں گے نہیں وہ بھی کم از کم تجھے جان ضرور لیں گے۔ اور تیری صلبی اولاد کے بدلے ہم تیری معنوی اولاد کروڑوں اور عربوں کی تعداد میں اور اس سے بھی کہیں بڑھ کر انسان کے شمار و اعداد میں نہ سما سکنے والی تعداد میں قیامت تک ایسی پیدا کر دیں گے جو تجھے اپنے والدین سے کہیں بڑھ کر عزیز و محبوب، مکرم و محترم رکھے گی، جو اپنی نجات تیری رضا جوئی پر موقوف سمجھے گی۔ جس کے ورد زبان اٹھتے بیٹھتے تیرا ہی نام اور تیرا ہی کلام ہو گا۔ تیرے نام پر بے گنتی ... درود پڑھا جائے گا۔ اور تیرے نام کی تسبیحیں صبح و شام، دوپہر، سہ پہر، آدھی رات کو اور پچھلے پہر ... رات کے ہر لمحہ میں پڑھی جاتی رہیں گی۔ تیرے نام کا وہ ادب اور وہ احترام ہو گا جو کسی لڑکے نے اپنے باپ کا آج تک کیا ہو گا ... کرے گا ہم نے ... کو عزیز تجھی میں یتیموں کے مرتبے

سند لگتی ہیں۔ جنہوں نے کو سرداری عطا کی ہے، لیکن جو مرتبہ تجھے عطا ہوا ہے وہ بس تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔

تیرے منہ سے نکلے ہوئے بول ایک ایک کرکے جمع کئے جائیں گے اور اس شغف و اہتمام، تحقیق و احتیاط سے محفوظ کئے جائیں گے۔ کہ ان کی نظیر دنیا کی کوئی تاریخ، کوئی تذکرہ، کوئی ملفوظ، کوئی سوانح عمری پیش کرسکے گی۔ تیری سیرت اور تیری تاریخ جس تفصیل و جامعیت کے ساتھ دنیا کے حافظہ میں محفوظ رکھی جائے گی، جس کی مثال نہ کسی بادشاہ و کشور کشا کی سیرت میں ملے گی، نہ کسی بڑے ولی کے تذکرے میں۔ تیرا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، بولنا ہنسنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، سب کا ایک ایک جزئیہ محفوظ رکھا جائے گا۔ کروڑوں اور ارب ہا بندے اپنی نجات تیرے ہی نقش قدم پر چلنے سے وابستہ سمجھیں گے۔ بیسیوں اور سینکڑوں کتابیں تیرے ملفوظات اور تیرے معمولات پر تالیف کی جائیں گی۔ اور ہزار ہا مرتبہ ان کی شرحیں تیار ہوں گی۔ اور خود تیری ذات تو بڑی چیز ہے، جنہوں نے تجھے بھی دیکھا۔ بلکہ جنہوں نے تیرے دیکھنے والوں کو دیکھا انہیں بھی زندہ رکھا جائے گا۔ انہیں بھی ممتاز و سربلند کیا جائے گا۔ ان کی سیرتیں بھی تاریخ کے دفاتر میں من و عن محفوظ رکھی جائیں گی۔ دنیا بڑے بڑے فلسفیوں کو، بڑے سے بڑے بادشاہوں کو بھول جائے گی۔ لیکن نہ بھول سکے گی تو اس ان پڑھ اور فاقہ مست بدوی کو جس کی خصوصیت بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ وہ تیرے دیدار جمال سے مشرف ہوا ہے۔ دارا و سکندر، چنگیز، [illegible] سیزر، [illegible] و مسولینی، جالینوس و [illegible] فیثاغورث و سقراط و ارسطو، افلاطون، نیوٹن و اسپنسر اپنے علم و عمل کے بڑے بڑے کارنامے اپنی دانش مندی و ہنرمندی اور اپنی قسمتوں کی رفعتیں یادگاریں اپنے نزدیک دنیا کے [illegible] پر ثبت کر جائیں گے۔ [illegible] ان سب کی یاد رفتہ رفتہ بھلا دی جائے گی۔ یہ صفحۂ روزگار سے نقش دیکھتے دیکھتے ماند پڑ جائیں گے، اور لوح دہر پر نقش قائم رکھا جائے گا۔ دنیا [illegible] تیرے غلاموں کا اور تیرے غلاموں کے غلاموں کا! قرآن پڑھا جاتا ہے اور حروف [illegible]

کتابت سے نا آشنا۔ لیکن تیری عظمت کی گواہی دینے والے وہ ہوں گے جنہیں ناز اپنے علم و فضل پر اور دعویٰ اپنے کمال فن کا ہوگا۔ کچھ لوگ تیرے اقوال و ملفوظات کی جمع و ترتیب اور ان کی شرح و تفسیر میں اپنی اپنی عمر بسر کردیں گے اور بخاریؒ و مسلمؒ، ابن حجرؒ و ابن جوزیؒ کی طرح محدثین کے گروہ میں محسوب ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گے۔ ایک گروہ تیرے بتائے ہوئے احکام کی جانچ پڑتال اور ان سے استنباط جزئیات کی خاطر اپنی زندگی وقف کردے گا۔ اور ابوحنیفہؒ و شافعیؒ، ابو یوسفؒ و مالکؒ، نخعیؒ و مزنیؒ کے مثل ائمہ فقہ کو اپنے لئے باعث سعادت خیال کرے گا۔ ایک جماعت تیری باطنی تعلیمات کی دلدادہ ہوکر راہ سلوک و مجاہدہ میں پڑ جائے گی۔ اور کتنے ہی جنیدؒ و شبلیؒ، جیلانیؒ و اجمیریؒ تیرے ہی مشعل سے اپنے چراغ نسلاً بعد نسلٍ جلاتے رہیں گے۔ رومیؒ و سعدیؒ، حافظؒ و سنائیؒ، اکبرؒ و اقبالؒ اپنے شاعرانہ کمالات کو تیری غلامی پر نثار کردیں گے۔ ابو حامد غزالیؒ اور ولی اللہ دہلویؒ اپنی سربلندی تیرے ہی بتلائے ہوئے حقائق و اسرار کی تشریح و ترجمانی میں سمجھیں گے۔ اور رازیؒ و طوسیؒ، فارابیؒ و ابن سیناؒ کو عقل و دلیل کے علوم کا ماویٰ اگر کہیں ملے گا تو تیرے ہی دامن کے سایہ میں۔ حدیث، اصول، فقہ، سلوک، تصوف، کلام کتنے ہی فن مخصوص تیرے سلسلہ کی خدمت کے لئے عالم وجود میں آجائیں گے، اور علوم و فنون کے کتنے ہی ماہر، ہر ملک اور ہر قوم اور ہر زمانہ میں اپنی تحقیق و کاوش کو تیری خدمت کے لئے وقف رکھیں گے۔ برلن، پیرس اور لندن، تیرے اور تیرے دین کے دشمنوں کے پایۂ تخت ہوں گے لیکن تیرا نام ہمارے نام کے ساتھ ان شہروں میں بھی ہر روز پانچ پانچ وقت، بلند ہوتا رہے گا۔ اور ہمارے عطائے کوثر کی شہادت بہم پہنچاتا رہے گا۔

یہ سب کچھ آب و گِل والی دنیا میں ہوگا اور ہوتا رہے گا۔ اور اسے ناسوت والے اپنی مادی آنکھوں سے برابر دیکھتے رہیں گے۔ باقی جو کچھ اس عالم کے خاتمہ کے بعد ہوگا اس کے فہم و درک کے لیے قرآن شاہد کہ دوں نے اپنے پاس کوئی اصلی اسباب ذریعہ بھی باقی نہیں رکھا ہے قرآن اور نبوت کے اندر جو گہری اور حقیقی نعمتیں جھلک رہی ہیں اور شفاعت کبریٰ و لوائے حمد، حوض محشر و نہر جنت کی نعمتوں کی قدر و قیمت کا اندازہ تو اسی وقت ہوگا جب یہ حقیقتیں پردۂ غیب سے نکل کر شہود میں آجائیں گی اور افسوس ہے کہ اس وقت کی حسرتیں اور ندامتیں، پشیمانیاں اور پریشانیاں، کچھ ان کے کام نہ آئیں گی۔ لیکن اس مادی دنیا میں جو کچھ پیش آنے والا ہے اس کے ظہور کے لیے تو زیادہ انتظار کی ضرورت نہیں ہے اور بہت جلد یہ پردہ آنکھوں سے ہٹنے والا اور سب کی نظر آجانے والا ہے کہ ایک اولاد صلبی کے عوض میں بے شمار و بے حساب اولاد معنوی تجھے دیکر تیرے نام کو چمکا کر، تیرے کام کو پھیلا کر عطائے کوثر کا مشاہدہ اسی دنیا میں کیونکر کرا دیا جاتا ہے۔

عوض دینے والا وہ جس کا نہ کوئی ثانی نہ شریک، نہ کوئی مثال نہ کوئی مثیل، اور دیا گیا وہ جو نہ پہلے کسی پانے والے کو ملا تھا اور نہ آئندہ کسی خوش نصیب کے نصیب میں آئے گا۔ لیکن لینے والا بھی کون تھا وہ وہ نہیں جو اس لطف و کرم، جود و عطا، فضل و بخشش سے بھول میں اگر غفلت میں پڑ جائے اور اپنے تعلق باللہ کو ذرا بھی ماند پڑنے دے اس کی طبع سلیم کا یہ فطری تقاضہ ہے اور یہی اسی کے مطابق اسے حکم بھی ملتا ہے کہ وہ برابر اپنے پروردگار کی یاد میں لگا رہے اس کے لیے نمازیں پڑھتا رہے۔ اور قربانی کرتا رہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ الفاظ میں تشریح صرف دو عبادتوں کی آئی ہے ایک نماز دوسری قربانی، لیکن یہی دو عبادتیں خلاصہ ہیں ساری عبادات کا۔ حقوق اللہ کی ادائی کی ساری صورتوں کا یہ جامع ہیں۔ اور حقوق اللہ کا لب لباب قربانی میں آگیا اور رسول کو ہدایت کرکے امت کے لیے بھی یہ اشارہ کر دیا گیا کہ جب فضل و کرم کی بارش ہونے لگے تو ادائے شکر کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ادائے حقوق الٰہی ادائے حقوق عباد میں اور زیادہ توجہ و التفات شروع کردیا جائے نہ کہ ان کی طرف سے غفلت برتی جانے لگے۔

سرچشمۂ حق و صداقت کی پیشگوئی کے ایک حصہ کو پورا ہوتے دوست و دشمن سب ساڑھے تیرہ سو سال سے دیکھتے چلے آرہے ہیں لیکن دوسرا جز بھی اپنی سچائی میں کچھ کم اثر انداز نہیں، اور عین اسی وقت کہ جوش مخالفت اور مخالفین کے اقتدار و قوت کا شباب ہے، بے دھڑک اور بلا جھجک ارشاد ہوتا ہے کہ بے نام و نشان رہ جانے والے تیرے دشمن ہی ہیں۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ آج ان کور باطنوں کو اپنی کثرت آل و اولاد پر غرہ ہے۔ اپنی اقبال مندی اور کامرانی کا دعویٰ ہے۔ اپنے پھلنے پھولنے پر ناز ہے تیری اولاد کے وفات پر طعنہ زن ہیں کہ تو بے نام و نشان رہ گیا، بے نام و نشان ہونے والا تو نہیں۔ بلکہ یہ خود ہیں۔ بے سلسلہ رہ جانے والا تیرا کام نہیں، خود ان کا کام ہے مٹ جانے والا نام تیرا نہیں، ان کا نام ہے، بجھ جانے والی روشنی تیری نہیں، ان کی ہے، اور جن کی اولاد صلبی و معنوی نیست و نابود ہوکر رہے گی۔ وہ تو نہیں، یہ خود ہیں یہ مٹ جائیں گے ان کی نسلیں خاک میں ملا دی جائیں گی ان کے گلشن تاراج کرکے رکھ دیئے جائیں گے۔ یہ ناموری کے بھوکے ہیں انھیں گمنام و بے نشان کردیا جائے گا۔ تاریخ ان کے نام پر لعنت بھیجے گی۔ انسانیت اپنا شجرۂ نسب ان سے جوڑتے شرمائے گی نہ کوئی ان کا نام لینے والا رہے گا، نہ ان پر فاتحہ پڑھنے والا۔

دنیا نے چند ہی روز کے بعد کیا نظارہ کیا؟ اس ساڑھے تیرہ سو برس کی مدت میں کیا دیکھتی چلی آرہی ہے؟ ابوجہل کی قبر کا نشان ہے؟ ابولہب کا مزار کوئی آج تک تلاش کرسکا ہے؟ عاص بن وائل کی اولاد آج دنیا کی کسی خطہ میں آباد ہے؟ امیہ بن خلف کے کارناموں کی داد آج تاریخ کے کون سے طلبہ دے رہے ہیں؟ ولید بن مغیرہ کے فضائل و مناقب کا چرچا آج کس کی زبان

تفصیلی رپورٹ دو روزہ تبلیغی دعوتی کانفرنس

منعقدہ ۱۲، ۱۳ اپریل ۸۳ء

مختصر رپورٹ ۱۷ [illegible] کے شمارہ میں شائع کی جا چکی ہے۔ آج اور [illegible] کے شمارہ میں اختصار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہے۔

عزت مآب کرنل جنرل عبداللہ عبدالسلام [illegible] (شمالی یمن) اسٹیج پر تشریف لائے۔ جناب مولانا عبدالحفیظ صاحب [illegible] نے عربی سپاسنامہ پیش فرمایا۔

اس کا اردو ترجمہ جناب حافظ محمد یوسف صاحب [illegible] مرکزی جمعیت اہلحدیث [illegible] نے [illegible]۔

اس کے بعد [illegible] عبداللہ عبدالسلام [illegible] کو نسل جنرل سفارت خانہ جمہوریہ یمن تشریف لائے۔ اور عربی زبان میں خطاب فرمایا۔ ترجمانی کے فرائض مولانا عبدالرشید صاحب [illegible] نے انجام دئیے۔ [illegible] کا شکریہ ادا کیا [illegible] [illegible] جماعت اہلحدیث [illegible] کے [illegible] کا اعلان کیا۔ [illegible] دو [illegible] جوق در جوق اس [illegible] ہونے لگے جہاں ایک عظیم علمی و اسلامی مرکز کا سنگ بنیاد رکھا جانے والا تھا۔

حکیم الاسلام و [illegible] جناب مولوی [illegible] محمد صاحب کشمیری (حفظہ اللہ) تشریف فرما تھے۔ باوجود نقاہت و کمزوری کے آپ بہت [illegible] نظر آ رہے تھے۔ [illegible] کے تاثرات [illegible] کہ آپ کو [illegible] علمی ادارہ کے قیام سے کتنی خوشی ہے۔ [illegible] آپ نے خود [illegible] کے [illegible] فرمایا۔ [illegible] صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد مہمانان عرب اور دوسرے موجود علمائے کرام و اخوان جماعت کو [illegible] کے [illegible] علماء کے [illegible] بات [illegible] [illegible] کی ادائیگی جاری تھی۔ [illegible] [illegible] سے [illegible] اور [illegible] آنکھیں [illegible] و [illegible] کی [illegible] کا [illegible] تعاون [illegible] شکور تھی۔ [illegible] ساعت [illegible] اس [illegible] کے [illegible]۔

[illegible] جناب [illegible] کے مسئول [illegible] کے ساتھ [illegible] مبارک پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دوسری نشست بعد نماز مغرب ۷ بجے

اس نشست کی صدارت بھی حافظ عبدالعظیم صاحب کو [illegible] فرمائی۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد [illegible] اسلام جناب [illegible] کی [illegible] جناب محمد یوسف صاحب (نیز [illegible]) [illegible] دہلی یونیورسٹی نے [illegible] پیش کیا۔ نظم [illegible] جناب محمد یوسف صاحب ناظم مالی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد خطاب عام کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے مقرر حضرت مولانا عبدالمتین صاحب رحمانی مفسر قرآن تشریف لائے اور آپ نے توحید اور [illegible] قرآت کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ آپ نے [illegible] کی [illegible] کہ امت مسلمہ کے سارے [illegible] کا [illegible] کتاب و سنت پر عمل کرنے میں ہے۔ [illegible] اسلام [illegible] ہے۔

[illegible] [illegible] جو دنیا میں تشریف لائے سب کی بنیادی تعلیم توحید تھی۔ آپ نے [illegible] رحمانیہ کے قیام پر نہایت ہی خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اپنے دور طالب علمی کا ذکر کیا اور کہا کہ [illegible] ہے کہ [illegible] محدثین رحمانیہ کے [illegible] سے سیراب ہونے کا موقع ملا اور آج اسی کی یادگار دارالحدیث رحمانیہ کی شکل میں کا [illegible] ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کا یہ اقدام ایک قابل قدر اور [illegible] اقدام ہے۔ اب اس کام میں تاخیر کرنے کی قطعی ضرورت نہیں۔ اس عظیم ادارہ کا تعمیری [illegible] کام جلد شروع ہو جانا چاہئے [illegible] [illegible] کی [illegible] وہ [illegible] دارالحدیث رحمانیہ سے [illegible] ہونے والے علماء کی [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] پیش [illegible] ہے۔

اس قسم کا سلسلہ اور بیرون ملک میں سینکڑوں [illegible] علماء نے ایک عظیم قسم پیدا ہو سکتی ہے جو اس عظیم شروع کی تکمیل کے لئے کافی ہوگی۔ موصوف نے وضاحت سے بحث کرتے ہوئے بتایا کہ اس علمی مرکز کی تعمیر کے لئے اندرون ملک کا سرمایہ اور محنت کا دخل ہونا چاہئے۔ بیرونی ملک سے آپ کو اللہ پر [illegible] لیکن اس میں آپ کا کوئی کمال نہ ہوگا۔ ملک کے عوام سے اگر یہ کام ہوتا ہے تو قابل [illegible]۔

آج ملک کی اینٹ اور [illegible] لگے اور اس ملک کے مزدور کام کریں جامع مسجد دہلی کی عظمت و حسن [illegible] کی [illegible] زرق [illegible] اور [illegible] قطب مینار کی رفعت دراز ہیں [illegible] کا فرمانا ہے اگر [illegible] اس ملک کا [illegible] ہوتا۔ اس ملک کے مزدور کام [illegible] اپنے [illegible] شہرت [illegible] سالہا سال سے ملک و بیرون ممالک کے سیاح زیارت کرتے [illegible]۔ آپ نے تقریباً [illegible] گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ سامعین آپ کی تقریر سے بہت مستفید ہوئے۔

وقت کافی [illegible] تھا۔ لہٰذا صدر اجلاس نے [illegible] پیش کرنے کی فرمائش کی تھی۔ جناب حافظ عبدالعلیم صاحب (حفظہ اللہ) [illegible] جناب [illegible] کے سامنے تشریف لائے۔ آپ نے جس [illegible] دارالحدیث کے [illegible] آپ کی [illegible] علمی [illegible] ہے [illegible] مرکزی جمعیت اہلحدیث کی ترقی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کوششیں قابل قدر ہیں۔

موصوف نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کا [illegible] کرتے ہوئے نہایت ہی [illegible] اور [illegible] کا اظہار فرمایا اور کہا کہ [illegible] کی خاطر [illegible] [illegible] ہو رہی ہے [illegible] کو [illegible] کیا جا رہا ہے۔ [illegible] تحریک کو قربان کیا جا رہا ہے [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا کہ [illegible] [illegible] سے بچایا جائے [illegible] ہے [illegible] [illegible] والی [illegible] [illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] انجام دیں۔

موصوف نے [illegible] کے [illegible] [illegible] مرکزی [illegible] [illegible] کے تمام [illegible] کی تکمیل کے لئے ایک [illegible] پیش [illegible] [illegible] کی [illegible] ہوگی۔ [illegible] کر رہا ہے۔ [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] کے ایک بڑے [illegible]

دے دیا گیا ہے تو وہ [illegible] رحمانیہ [illegible] مطلق [illegible] کی [illegible] جنہوں نے [illegible] [illegible] ہیں۔ آپ نے اپنے [illegible] کی طرف سے [illegible] بعض حضرات نے پانچ سو روپے اور بعض نے اس سے بھی زیادہ رقم [illegible]۔

اس اہم موقع کی نزاکت کا احساس [illegible] ہوئے [illegible] جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب [illegible] صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کو دعوت دی گئی کہ اپنے خیالات پیش کریں۔ موصوف [illegible] کھڑے ہوئے اور پر زور انداز میں اپنے موقف کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ماضی و حال پر [illegible] [illegible] روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ [illegible] جماعت نے میرے سر جو عظیم ذمہ داری [illegible] کی تھی میں نے [illegible] [illegible] کی اور جو [illegible] میرے سپرد کی گئی تھی اس کو محفوظ رکھا اور [illegible] [illegible] دیا۔ یہ وسیع [illegible] جو [illegible] ہے اگر [illegible] ہے اس کو چار لاکھ [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی قیمت [illegible] لاکھ [illegible] ہو چکی ہے [illegible] آپ کے سامنے ہے اب آپ بغیر تامل [illegible] اور [illegible] کی ضرورت [illegible] [illegible] [illegible]۔

[illegible] صاحب [illegible] نے جماعت سے متعلق [illegible] [illegible] کا ذکر کیا ہے [illegible] میں نہایت وضاحت کے ساتھ [illegible] کرتا رہا ہوں۔ اور آج بھی اعلان کرتا ہوں [illegible] [illegible] کا طالب ہوں اور [illegible] [illegible] میری کوشش [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] کا [illegible] اور مرکزی جمعیت اہلحدیث [illegible] [illegible] جائے [illegible] [illegible] اتحاد کی بات تو [illegible] [illegible] ہوں کہ [illegible] خادم کی حیثیت سے کام کرنے میں ہر وقت تیار ہوں۔ جماعت کے [illegible] بیٹھ کر اس سلسلہ میں جو فیصلہ کریں وہ مجھے [illegible] رات کافی گذر چکی تھی [illegible] نشست کا اختتام ہوا۔

۔ تیسری نشست بعد نماز فجر [illegible]

نماز فجر کے بعد درس قرآن کا [illegible] ہوا۔ [illegible] [illegible] [illegible] مولانا عبدالعزیز [illegible] [illegible] [illegible] تشریف لائے اور [illegible] [illegible] اور [illegible] خطاب فرمایا۔

۔ چوتھی نشست [illegible]

اس نشست کی کارروائی شروع ہوئی

دوران قرآن کریم کے مولانا … صاحب … اور … جی تشریف لے … سے … اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے مولانا موصوف نے … کے عروج و زوال کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے جب احکام خداوندی اور تعلیمات نبویہ کی اتباع کی اور کتاب و سنت پر عمل کیا تو دنیا اور آخرت میں ان کو کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن جب خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے اعراض کیا تو زوال و شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے امت مسلمہ کو پیغام دیا کہ اسلامی تعلیمات آج بھی زندہ ہیں جو ہر دور کے مسائل کا حل ہیں۔ اسلام عصر حاضر کے … کو بخوبی پورا کر سکتا ہے۔ آپ نے … جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ دنیا میں معزز اور باوقار قوم بننا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت کو اپنانا ہوگا اور اخلاص و حسن نیت سے اسلام کی ترویج و اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان توڑ کوشش کرنی ہوگی۔

سامعین … تھے … اور … کی پابندی کرتے ہوئے موصوف نے دعائیہ کلمات کی ادائیگی پر ختم کر دی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کانفرنس میں … سو … کی خواتین کا ایک معتد بہ حصہ حاضر تھا … اور … زیادہ … تھیں خواتین کے مسائل کا خیال کرتے ہوئے مولانا … صاحب رحمانی … آپ نے … پر اظہار خیال فرمایا … زمانہ میں ہماری خواتین بے راہ روی میں بے پردگی اور بے حیائی عام ہے جس کی وجہ سے معاشرہ انتشار اور اخلاقی دیوالیہ کا شکار ہو رہا ہے۔ اور صحیح طور سے بچوں کی تعلیم و تربیت نہیں ہو پا رہی ہے۔ آپ نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ تم ہی معاشرہ کے … کر سکتی ہو۔ اسلامی پردہ کا اہتمام فرض ہے … بننے کے بجائے … اور اپنے شوہروں کے حقوق و واجبات ادا کرو … بہرحال موصوف نے اس اہم موضوع پر کتاب و سنت کی روشنی میں مدلل …

خطاب فرمایا۔

وقت کافی گذر چکا تھا … ہو کر ساڑھے بارہ بج چکے تھے کھانا تیار ہو چکا ہے … وفد معلومات سے … حاصل کرکے ڈائننگ حال میں آکر کھانا تناول کریں طعام و نماز ظہر کے بعد پروگرام شروع کر دیا گیا۔

چوتھی نشست بعد نماز ظہر بروز … کانفرنس کا یہ آخری پروگرام تھا … نشستوں کے مقابلے اس نشست میں سامعین کی تعداد زیادہ تھی حاضرین کے چہروں سے جوش، حوصلہ، بیداری اور عزائم کے … آثار نمایاں تھے … کی … آواز فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی … پروگرام … صدارت شیخ … فرما رہے تھے۔ قرآن حکیم سے پروگرام کا آغاز … طالب علم … نے شاعر مشرق علامہ اقبال کی … نظم اور طارق کی دعا پیش کی … سامعین … ایک … طارق بن زیاد … یادیں تازہ کر دیں۔

اس کے بعد مولانا … صاحب سلمان … اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے بالتفصیل تحریک اہل حدیث پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ تحریک اہلحدیث کو اتنی … اس وجہ سے حاصل ہوئی تھی کہ ہمارے اسلاف کرام نے اس تحریک کو بام عروج پر پہنچانے کے لئے اپنی جان و مال کی قربانی پیش کیا آپ نے فرمایا … حافظ … رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر نظر ڈالئے آپ نے لوگوں کو اس تحریک سے قریب اور وابستہ کرنے کے لئے اپنی تحریروں کے … کر دیئے تھے۔

موصوف نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آج یہ تحریک موت و حیات کی کشمکش میں ہے کسی کے اندر اخلاص اور حسن نیت نہیں سب اقتدار کے متوالے اور قیادت کے طلبگار ہیں۔

آخر میں آپ نے دعوت … دیا کہ اس تحریک کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ … کو توحید، عقائد … اور کتاب و سنت کی تعلیمات سے روشناس کرائے … خرافات اور غلط افکار کا قلع قمع کرے …

پانچویں نشست بعد نماز عصر

عصر کی نماز سے فراغت کے بعد اس نشست کے پروگرام کا آغاز ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد قاری عبد المنان … نگری تشریف لائے آپ نے … کام لیا … تحریک … افراد اور رہنماؤں پر بھرپور وار کیا۔ موصوف نے فرمایا کہ آج اس تحریک کو ختم کرنے کے لئے سازشیں کی جا رہی ہیں۔ اقتدار و قیادت کے لئے ہنگامہ آرائی اور کشمکش شروع ہے۔ موصوف نے ان طاقتوں کو چیلنج کیا جو اتحاد و اتفاق کے رشتہ کو پارہ پارہ کر رہے ہیں اور جمعیۃ کو داؤں پر لگا رہے ہیں موصوف نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا بہت ہی قلق اور دکھ ہے کہ تقسیم ہند کے بعد سے اب تک جمعیۃ نے کوئی ایسا کارنامہ انجام دیا جس پر ہم سب کو فخر ہو۔

آپ کے بعد مولانا شمس الضحیٰ رحمانی شیخ الحدیث مدرسہ … بنگال اپنی آراء و مفید کلمات پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔

آپ نے کتاب و سنت کی روشنی میں اتفاق و اتحاد، توحید و عقائد، دینی تعلیم پر پر مغز خطاب فرمایا۔ وقت کافی گذر چکا تھا مغرب کی نماز کا وقت قریب آ رہا لہٰذا کانفرنس پر پیش ہونے والے تجاویز اور قراردادیں پڑھ کر سنائے گئے۔

اخیر میں اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

مبلغین و وفود

فراہمی سرمایہ کیلئے سفراء اور وفود ہر جگہ نہیں پہنچ سکتے۔ اخوان جماعت از خود مالی تعاون پیش کرکے رحمانیہ کو زندہ کرنے اور استحکام دینے میں پیش از پیش حصہ لیں۔

عبد الجلیل رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذہنی کرب و اضطراب اور پرخلوص دعا کی اپیل

اللہ رب العالمین کے بے پایاں … احسانات … کا شکریہ ادا کرتا ہے … عاصی … کے امکان سے باہر ہے … اللہ … شکر کی توفیق بخشے آمین۔

ڈاکٹر جمیل احمد، شبیر احمد، شکیل احمد، نسیم احمد، سلیم چار فرزند … ان میں نسیم احمد سلمہٗ سب سے چھوٹے ہیں عمر ۱۵، ۱۶ سال … سے واقف ہیں۔ … قسم کی گردن کے پچھلے حصہ میں ایک گلٹی تھی جو پچھلے رمضان میں میڈیکل کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بذریعہ آپریشن نکلوا دی گئی تھی۔ تقریباً ۳ ماہ ہوئے اسی کے قریب دوبارہ گلٹی نکل آئی … آپریشن کے لئے میڈیکل کالج میں داخل کرایا ہے۔ آج … جون کو آپریشن ہے … جماعت کی ایک … کے تحت … موجود رہنا چاہئے تھا انشاء اللہ … ہو گا۔

زندگی میں امتحانات آتے رہے مگر ۴۰-۴۲ سال کی طویل مدت میں ایسا ذہنی اضطراب کبھی … نہیں ہوا۔ … بزرگوں … دوستوں سے … کی اپیل ہے۔ خدا … کو ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ایک مخلص … رفیق … غلام نبی ہارون کشمیری … کو … جمعیۃ و جماعت کے … ترجمان کی … لینے پر مجبور …

والسلام

طالب دعا

عبد الجلیل رحمانی

۳ جون ۱۹۸۲ء

ترجمان کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

امدادی ٹکٹ

قائد راجستھان محترم الحاج حافظ عبدالحلیم صاحب کی ایک روپیہ فی نفر کی تجویز ہے جسے مرکزی ناظمہ نے باتفاق منظور کرلیا ہے اخوان جماعت اس پر عمل کریں۔

اگر ماہ مقدس سے موقعہ پر ایک ٹکٹ اخوان اہلحدیث ہند فروخت کردیں تو دارالحدیث رحمانیہ کے اجراء تعلیم کا جو بجٹ زدو لاکھ روپیہ سالانہ منظور کیا گیا ہے اس کا بجٹ کا ۱/۲ حصہ آسانی سے وصول ہو جائے گا۔ دفتر میں ٹکٹ چھپ کر آگیا ہے اصحاب خیر اس کی جلدیں طلب کریں۔

ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ اہلحدیث
ہند پرنس اسٹریٹ ۲۱۷ صدر بازار دہلی

دفتری اعلان

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کے خطیب مولانا امام اللہ صاحب عارف سراجی۔ اور مبلغ اسلام مولانا کتاب اللہ صاحب (سلمان الہندی) دارالحدیث رحمانیہ اور مرکزی دفاتر کی تعمیر اور شوال ۱۴۰۲ھ سے دارالحدیث رحمانیہ سے اجراء تعلیم کے مصارف کے سلسلہ میں جو بجٹ منظور کیا گیا ہے اس کی فراہمی کے لیے دورہ کر رہے ہیں اصحاب خیر سے بھرپور تعاون کی اپیل ہے۔

(۱) مولانا عارف سراجی صاحب مشرقی یوپی بہار اڑیسہ بنگال کا دورہ کریں گے۔

(۲) مولانا سلمان الہندی صاحب راجستھان و گجرات کا دورہ کریں گے۔

(شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند دہلی)

اعلان داخلہ

منارِ علم و فن ہے یہ مدرسہ ہمارا ؛ مہکا ہوا چمن ہے یہ مدرسہ ہمارا
اسکی ضیائے تاباں ہر سمت جلوہ گر ہے ؛ اک شمع انجمن ہے یہ مدرسہ ہمارا

حضرات! دارالعلوم محمدیہ سورت ایک سلفی ادارہ ہے جسمیں پرائمری و حفظ کے علاوہ دینی اللہ کی تعلیم و تربیت رابطہ کی معقول انتظام ہے۔ ابھی تک اسمیں صرف گجراتی بچے ہی تعلیم حاصل کرتے تھے لیکن اب انشاء اللہ دسویں ... بہار، بنگال وغیرہ کے بچوں کا بھی داخلہ ہوگا۔ جماعت ثالثہ و رابعہ کے طلبہ کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ کے متعلق طلباء اپنی موجودہ تعلیم عمر اور سابق مدرسہ کی اطلاع دیتے ہوئے حسب ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجیں۔ والسلام ناظم عبدالغنی ...

لمبار شیری سگرام پورہ سورت (گجرات)
395002

اعلان!

جماعت ثالثہ سے جماعت ثامنہ تک درس دینے والے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ کہنہ مشق تجربہ کار اساتذہ مرکزی دفتر سے رابطہ پیدا کریں۔

تعلیمی تجربہ اور اسناد وغیرہ کی تفصیلات جلد بھیجیں دو ایسے اساتذہ کی بھی ضرورت ہے جو عربی لکھنے اور بولنے پر قادر ہوں۔

کنوینر سلکشن بورڈ دارالحدیث رحمانیہ۔

پرنس اسٹریٹ ۲۱۷ صدر بازار دہلی ۶

مکتبہ ترجمان کا ضروری اعلان

دو روزہ تبلیغی و دعوتی کانفرنس اور دارالحدیث رحمانیہ کی تاسیس نیز مرکزی دفاتر کی تعمیرات کے مسائل کی الجھنوں میں کارکنان جمعیت اہلحدیث منہمک رہے جس کی وجہ سے جن اسلام کے تمام حصے جو ختم ہو چکے تھے بر وقت ان کی طباعت نہ ہو سکی۔

نیا ایڈیشن چھپ کر مکتبہ ترجمان میں آرہا ہے۔

فرمائش کرنے والے حضرات کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے گا۔

(منیجر مکتبہ ترجمان)

نالۂ عندلیب خزاں

(عارف علم رام پوری)

اے گلشن ہستی کے مالی آ دیکھ کہ گل پژمردہ ہیں
آ دیکھ خزاں کے ظلم و ستم سب اہل چمن افسردہ ہیں
کلیوں کی چٹک، پھولوں کی مہک شگوفوں کی لچک نیتوں کی مہک
اب کچھ بھی نہیں ہے گلشن میں خاشاک بشکل مردہ ہیں
لوٹا ہے متاع گلشن کو بیدار خزاں نے ہنس ہنس کر
مظلوم بنا دل نوحہ کناں آزردہ جگر غم خوردہ ہیں
بدلے گا نظام گلشن کب تعمیر نشیمن کب ہوگی
آباد گلستاں کب ہوگا مرغان چمن آزردہ ہیں
جو باد بہاری کا موسم تبدیل ہو رنگ نظم چمن
کلیاں بھی کھلیں گل ہنسنے لگیں وہ بھی اٹھیں جو مردہ ہیں
اٹھی ہے کرم کی کالی گھٹا آئیں گی بہاریں گلشن میں
دے ان کو بشارت اے عارف مسرور ہوں جو افسردہ ہیں

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث کی مطبوعات

فصل الواعظ ۶/۰۰
جنت العالمین مکمل سیٹ ۵۵/۰۰
ترمذی شریف مکمل ۶۵/۰۰
تاریخ اسلام مکمل سیٹ ۱۰۰/۰۰
ترجمان القرآن اول دوم سوم چہارم مکمل ۱۲۵/۰۰
قاموس الجدید اردو عربی ۲۰/۰۰
المنجد ۸۰/۵۰
اسلامی وظائف ۱۵/۵۰
لغات القرآن سیپارہ ۸/۰۰
پارہ عم ، ، ۲۵/۰۰
قاعدہ بغدادی ، ۲۰/۰۰
شہدائے احد ۵/۵۰
سیرت کامل ۵/۰۰
جنین نماز نبوی خانہ ۳/۰۰
کتاب الجنائز ۵/۵۰
فتاوی علمائے حدیث اول ۹/۵۰
، ، دوم ۱۸/۰۰
قرآنی شمعیں اول ۴/۵۰
، ، دوم ۴/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان ۱/۵۰
اسلامی نظام حکومت کے جزوی احیاء
علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ ۲/۰۰
رسالۃ الیقین شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۱/۵۰
دستور المتقی مجلد ۱۲/۰۰
، غیر ، ۱۰/۵۰

چمن اسلام قاعدہ اول ۱/۵۰
، ، دوم ۱/۵۰
، ، سوم ۲/۵۰
، ، چہارم ۲/۵۰
، ، پنجم ۵/۵۰
اسلامی کہانیاں اول ۱/۵۰
، ، دوم ۲/۰۰
، ، سوم ۲/۸۰
عقائد عامہ اول ۱/۵۰
، ، دوم ۲/۰۰
، ، سوم ۲/۵۰
آسان حساب اول ۱/۵۰
، ، دوم ۲/۰۰
ہندی پرائمر ۱/۰۰
حسن لغری ۱/۰۰
فضائل ماہ محرم و ایام عاشورہ ۱/۰۰
ایمان کیا ہے ۲/۲۵
حب رسول کے تقاضے ۱/۵۰
مدینی مرکز کی سرگرمیاں ۵/۵۰
ثنائی پاکٹ بک ۱/۵۰
اسلام اور اہل حدیث
حضرت مولانا ثناء اللہ ۵/۵۰
مرجع الجبال و ثواب ۲/۰۰
کلمہ طیبہ ۱/۰۰
شرک کیا ہے امام ابن تیمیہ ۲/۵۰

توحید کیا ہے ؟ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۲/۲۵
مسنون دعائیں عاصم نعمانی ۱/۲۵
کرامات اولیاء شاہ بدیع الدین ۱/۵۰
قانون الٰہی یا انسانی ؟
عبدالقادر عودہ شہید ۳/۵۰
چالیس حدیث، امام نووی انگریزی ترجمہ ۸/۰۰
قرآن اور دعوت انقلاب
سید قطب شہید ۲/۲۵
اقبال اور سوشلزم ڈاکٹر الیسلے رحمان
(ورلڈ ریفیوجی پاکستان) ۶/۰۰
مولانا مودودی تحریر کیوں ؟
(ابوسلمان خان) ۲/۵۰
قرآنی اخلاق - پروفیسر عبدالصمد
صارم ۳/۰۰
رہنما کتاب - حافظ محمد ذکی ۵/۰۰
حضرت عائشہ کی شادی اور اصل عمر
(محمد فاروق خان ایم اے) ۲/۲۵
انسانیت کی تعمیر اور اسلام
(پروفیسر عبدالحمید صدیقی) ۱/۰۰
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
(علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالہ) ۲/۰۰
خاتمہ معاشرہ - (شفیق احمد سعید
ابن اسرائیل) ۳/۵۰
مہر نبوت - علامہ قاضی سلیمان منصور پوری
(مؤلف رحمۃ للعالمین) ۲/۰۰

آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال ۹/۰۰
تبرکات آزاد ۲/۵۰
قول فیصل ۹/۵۰
شہدائے اعظم ۹/۰۰
انسانیت موت کے دروازے پر ۶/۰۰
کاروان خیال ۶/۵۰
غبار خاطر ۱۶/۰۰

مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

دین کیا ہے ! ۳/۵۰
تعمیر ملت ۳/۵۰
ظہور اسلام ۱۲/۰۰
سچا راستہ ۳/۰۰
مذہب اور سائنس ۴/۵۰
تعارف اسلام ۲/۵۰
تجدید دین ۲/۰۰
الاسلام ۱۵/۵۰
زلزلۂ قیامت ۲/۵۰
عقلیات اسلام ۳/۵۰
شہادت کا مسئلہ ۲/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج ۱۵/۵۰
اسلام دین فطرت ۲/۵۰
اسلامی دعوت ۲/۰۰
قرآن کا مطلوب انسان ۵/۵۰
اسلامی تعلیم عبداللہ کمال

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی ۶